



غنیۃ الطالبین اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ

حافظ ابو یحییٰ نور پوری

غنیۃ الطالبین، شیخ عبدالقادر جیلانی بن عبداللہ بن جنکلی دوست رحمہ اللہ (488-561ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی سند شیخ جیلانی رحمہ اللہ تک ”صحیح“ ہے، جیسا کہ:

① محدث عراق عمر بن علی بن عمر قزوینی رحمہ اللہ (683-750ھ) فرماتے ہیں:

وَجَمِيعُ مُؤَلَّفَاتِ الْإِمَامِ الْعَارِفِ مُحْيِي الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجِيلِيِّ، رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، كَكِتَابِ (الْغُنْيَةِ)، وَغَيْرِهِ، مَعَ جَمِيعِ مَرْوِيَّاتِهِ، أَرْوَاهَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ عُمَرَ بِنِ أَبِي الْقَاسِمِ، وَأَبِي بَكْرٍ بِنِ أَبِي السَّعَادَاتِ بِنِ مَنْصُورِ الْإِنْبَارِيِّ الْخَطِيبِ، وَالْقَاضِي سُلَيْمَانَ بِنِ حَمْزَةَ بِنِ أَحْمَدَ الْمَقْدِسِيِّ وَغَيْرِهِمْ إِجَازَةً، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بِنِ يَعْقُوبَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَارِسْتَانِيِّ كَذَلِكَ، عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ كَذَلِكَ. ح، وَبِرَوَايَةِ الْأَوَّلِ أَيْضًا، عَنْ نَقِيبِ النُّقَبَاءِ مَتِينِ الدِّينِ أَبِي الْقَاسِمِ هَبَةَ اللَّهِ بِنِ أَحْمَدَ بِنِ عَبْدِ الْقَادِرِ ابْنِ الْمَنْصُورِ بِاللَّهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَغَيْرِهِ، إِجَازَةً أَيْضًا، عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ كَذَلِكَ. ”شیخ، امام، عارف، محی الدین، ابو محمد، عبدالقادر بن ابوصالح بن

عبداللہ جیلی رحمہ اللہ کی تمام تصانیف، مثلاً غنیۃ الطالبین وغیرہ اور ان کی تمام روایات میں درج ذیل سند سے بیان کرتا ہوں: میں اپنے اساتذہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عمر بن ابوالقاسم، ابوبکر بن ابوالسعادات بن منصور انباری خطیب، قاضی سلیمان بن حمزہ بن احمد مقدسی وغیرہ سے اجازتاً بیان کرتا ہوں۔ وہ سب ابوالعباس احمد بن یعقوب بن عبداللہ مارستانی سے اسی طرح اجازتاً بیان کرتے ہیں اور وہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے اسی طرح۔ دوسری سند یوں ہے کہ میرے وہی تینوں اساتذہ امیر المؤمنین، نقیب النقباء، متین الدین، ابوالقاسم ہبۃ



اللہ بن احمد بن عبد القادر بن منصور باللہ وغیرہ سے اجازتاً روایت کرتے ہیں اور وہ شیخ عبد القادر رحمہ اللہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ (مشیخۃ القزوينی، ص: 535)

اب اس سند کے تمام راویوں کی توثیق ملاحظہ فرمائیں:

(ا) محدث عراق علی بن عمر قزوینی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْحَافِظُ الْكَبِيرُ، مُحَدِّثُ الْعِرَاقِ، سِرَاجُ الدِّينِ .

”آپ بہت بڑے حافظ اور عراق کے محدث تھے۔ آپ کا لقب سراج الدین تھا۔“

(الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة: 211/4)

(ب) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عمر بن ابوالقاسم بغدادی (623-707ھ) کے

بارے میں خود قزوینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الشَّيْخُ، الْعَالِمُ، رَشِيدُ الدِّينِ، الْمُقَرِّي .

(مشيخة القزويني: 294)

ان کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أَلِيمَامُ، الْعَالِمُ، الْمُحَدِّثُ،

الصَّادِقُ، الْخَيْرُ، بَقِيَّةُ السَّلَفِ، رَشِيدُ الدِّينِ، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، الْبَغْدَادِيُّ، الْمُقَرِّي، الْمُحَدِّثُ، شَيْخُ الْمُسْتَنْصِرِيَّةِ .

(معجم الشيوخ الكبير: 204/2)

(ج) خطیب ابوبکر انباری (628-710ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں: أَلِيمَامُ، نَجْمُ الدِّينِ . (العبر في خبر من غير: 26/4)

حافظ صفدی رحمہ اللہ (696-764ھ) ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

أَلِيمَامُ، الْفَاضِلُ، نَجْمُ الدِّينِ . (الوافي بالوفيات: 99/17)

(د) اپنے شیخ سلیمان بن حمزہ بن احمد بن عمر قاضی (628-715ھ) کے بارے

میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ كَيْسًا، مُتَوَاضِعًا، حَسَنَ الْأَخْلَاقِ، وَافِرَ الْجَلَالَةِ، ذَا تَعَبُّدٍ،

وَتَهَجُّدٍ، وَإِبْتَارٍ .



”وہ دانا، متواضع، خوش اخلاق، جلیل القدر، عابد، تہجد گزار اور ایثار والے تھے۔“

(المعجم المختص بالمحدثين، ص: 105، معجم الشيوخ الكبير: 1/268)

حافظ صفدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: الشَّيْخُ، الْإِمَامُ، الْمُفْتِي الْمَذْهَبِ،

مُسْنِدُ الشَّامِ. ”وہ شیخ، امام، اپنے مذہب کے مفتی اور شام کے محدث تھے۔“

(الوافي بالوفيات: 15/228)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (701-774ھ) فرماتے ہیں:

الْقَاضِي، الْمُسْنِدُ، الْمُعَمَّرُ، الرَّحْلَةُ.

”وہ قاضی تھے اور بڑی عمر کے محدث تھے۔ انہوں نے طلب علم میں بہت زیادہ سفر

کیے۔“ (البداية والنهاية: 14/85، طبع دار إحياء التراث العربي)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) لکھتے ہیں:

مُسْنِدُ الْمَصْرِ، وَكَانَ جَيِّدَ الْإِيرَادِ لِدُرُوسِهِ.

”مصر کے محدث تھے اور اپنے اسباق بخوبی پڑھاتے تھے۔“ (الدرر الكامنة: 2/241،

وفي نسخة: 2/285، الرقم: 1837)

(۹) ابوالعباس احمد بن يعقوب بن عبد الله مارستانی (545-639ھ) کے

بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الشَّيْخُ، الْمُسْنِدُ، وَكَانَ صَالِحًا،

خَيْرًا، مُعَمَّرًا، وَسَمَاعُهُ صَحِيحٌ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا.

”وہ شیخ اور محدث تھے۔ بڑی عمر کے نیک اور دین دار شخص تھے۔ ان کا سماع صحیح تھا

اور وہ پرہیزگار آدمی تھے۔“ (سير أعلام النبلاء: 23/77-78)

حافظ ابن نقطہ (579-629ھ) فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ مِنْهُ، وَسَمَاعُهُ صَحِيحٌ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا.

”میں نے اس سے احادیث سنی ہیں۔ اس کا سماع صحیح ہے اور یہ نیک شخص تھا۔“

(تاريخ الإسلام للذهبي: 14/285، بتحقيق بشار)



(د) ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد بن عبد القادر بن منصور کے بارے میں قزوینی رحمہ اللہ

خود فرماتے ہیں: نَقِيبُ النُّقَبَاءِ، مَتِينُ الدِّينِ. (مشيخة القزويني، ص: 535)

یوں یہ ساری سند بالکل صحیح ہے اور اس سند سے غنیۃ الطالبین، شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سے ثابت ہے۔ وَالصَّلَوةُ!

② حافظ ذہبی رحمہ اللہ، احمد بن مطیع بن مطیع ابوالعباس باجرائی (م: 621ھ) کے

بارے میں لکھتے ہیں: صَحَبَ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِ كِتَابَ [الْغُنْيَةِ] تَصْنِيفَهُ. ”وہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے پاس رہے اور ان پر ان کی تصنیف غنیۃ

الطالبین پڑھی۔“ (تاریخ الإسلام، 662/13، بتحقيق بشر، 45/45، بتحقيق التدمري)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ جیلانی رحمہ اللہ ہی کی تصنیف سمجھتے تھے۔

③ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661-728ھ) نے بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ

جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف قرار دیا ہے۔ (الفتاوى الحموية: 477، بيان تلبیس الجهمية: 214/1)

④ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (701-774ھ) لکھتے ہیں: وَقَدْ صَنَّفَ

كِتَابَ [الْغُنْيَةِ]، وَ [فُتُوْحُ الْعَيْبِ]. ”شیخ جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین اور

فتوح العیب نامی کتابیں تصنیف کی ہیں۔“ (البداية والنهاية: 313/12، طبع دار إحياء التراث)

⑤ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (736-795ھ) فرماتے ہیں:

وَلَهُ كِتَابُ [الْغُنْيَةِ لِطَالِبِي طَرِيقِ الْحَقِّ]، وَهُوَ مَعْرُوفٌ. ”آپ کی

کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق معروف ہے۔“ (ذیل طبقات الحنابلة: 198-199/2)

نیز فرماتے ہیں: وَلِلشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَلَامٌ

حَسَنٌ فِي التَّوْحِيدِ، وَالصِّفَاتِ، وَالْقَدَرِ، وَفِي عُلُومِ الْمَعْرِفَةِ مُوَافِقٌ

لِلسُّنَّةِ..... وَكَانَ مُتَمَسِّكًا فِي مَسَائِلِ الصِّفَاتِ، وَالْقَدَرِ، وَنَحْوِهِمَا بِالسُّنَّةِ،



بَالِغًا فِي الرَّدِّ عَلَى مَنْ خَالَفَهَا، قَالَ فِي كِتَابِهِ [الْعُنْيَةِ] الْمَشْهُورِ: وَهُوَ بِجَهَةِ
 الْعُلُوِّ مُسْتَوٍ عَلَى الْعَرْشِ، مُحْتَوٍ عَلَى الْمُلْكِ مُحِيطٌ بِأَشْيَاءَ: ﴿إِلَيْهِ
 يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ (فاطر 35: 10)، ﴿يُدْبِرُ الْأَمْرَ
 مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا
 تَعُدُّونَ﴾ (السجدة 32: 5)، وَلَا يَجُوزُ وَصْفُهُ بِأَنَّهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، بَلْ يُقَالُ: إِنَّهُ
 فِي السَّمَاءِ عَلَى الْعَرْشِ، كَمَا قَالَ: ﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾
 (طه 20: 5)، وَذَكَرَ آيَاتٍ وَأَحَادِيثَ، إِلَى أَنْ قَالَ: وَيَنْبَغِي إِطْلَاقُ صِفَةِ
 الْإِسْتِوَاءِ مِنْ غَيْرِ تَأْوِيلٍ، وَأَنَّهُ اسْتِوَاءُ الذَّاتِ عَلَى الْعَرْشِ، قَالَ: وَكَوْنُهُ
 عَلَى الْعَرْشِ مَذْكُورٌ فِي كُلِّ كِتَابٍ أَنْزَلَ عَلَى كُلِّ نَبِيٍّ أَرْسِلَ، بِلَا كَيْفٍ،
 وَذَكَرَ كَلَامًا طَوِيلًا، وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا فِي سَائِرِ الصِّفَاتِ

”شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے توحید، صفات باری تعالیٰ، قضاء و قدر اور علوم معرفت
 کے بارے میں سنت کے موافق گفتگو فرمائی ہے۔ آپ رحمہ اللہ صفات باری تعالیٰ اور تقدیر وغیرہ
 کے مسائل میں سنت کو لازم پکڑتے تھے اور مخالفین سنت کا سختی سے رد فرماتے تھے۔۔۔ آپ
 نے اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر
 مستوی ہے۔ وہ تمام کائنات پر حاوی ہے اور اس کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے۔ فرمان باری
 تعالیٰ ہے: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ (فاطر 35: 10)،
 نیز فرمایا: ﴿يُدْبِرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ
 مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (السجدة 32: 5)۔ اللہ تعالیٰ کے ہر جگہ ہونے کا عقیدہ
 رکھنا حرام ہے، عقیدہ یہ رکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی
 ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ (طہ 20: 5)۔



شیخ رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر اور بھی کئی آیات واحادیث ذکر کی ہیں۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صفت استواء کو بغیر تاویل کے تسلیم کیا جائے گا۔ یہ عرش پر ذات باری تعالیٰ کا استواء ہے۔ شیخ جیلانی رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پر ہونا ہر مرسل نبی پر نازل شدہ کتاب میں درج ہے۔ اس کی کوئی کیفیت بیان نہیں کی گئی۔ پھر شیخ نے لمبی بحث کی ہے۔ اسی طرح انہوں نے باقی صفات کے بارے میں بھی کتاب وسنت کے مطابق بات کی ہے۔۔۔“ (ذیل طبقات الحنابلة: 2/199-200)

⑥، ⑦ علامہ ابن القیم (691-751ھ) (اجتماع الجيوش الإسلامية: 2/227) اور علامہ مرداوی (م: 885ھ) (الإصناف في معرفة الراجح من الخلاف: 3/73) نے بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ رحمہ اللہ کی تصنیف تسلیم کیا ہے۔

⑧ ابن مفلح مقدسی (708-763ھ) لکھتے ہیں: وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فِي الْغُنْيَةِ. ”شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے۔“ (الآداب الشرعية: 1/107)

⑨ حافظ سیوطی کے استاذ سفیری (877-956ھ) کہتے ہیں: وَقَدْ قَالَ الْعَارِفُ بِاللَّهِ الرَّبَّانِيُّ، سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ الْكِيْلَانِيُّ فِي كِتَابِهِ [الْغُنْيَةِ]. ”عارف باللہ ربانی، سیدی عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے۔“ (شرح البخاري: 2/100)

⑩ محمد بن یوسف صالحی شامی (م: 942ھ) لکھتے ہیں: وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْكِيْلَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، وَنَفَعَ بِهِ، فِي كِتَابِ [الْغُنْيَةِ]. ”شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے۔“ (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: 7/282)

⑪ علامہ ابن عماد (م: 1089ھ) لکھتے ہیں: وَالشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِيُّ الزَّاهِدُ، صَاحِبُ [الْغُنْيَةِ]. ”شیخ زاہد عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ



جنہوں نے غنیۃ الطالبین کتاب تصنیف کی ہے۔“ (شذرات الذهب: 45/6)

۱۲) ابن حجر مکی (م: 974ھ) نے بھی غنیۃ الطالبین کو شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف

قرار دیا ہے۔ (الفتاویٰ الحدیثیۃ: 145)

۱۳) ملا علی قاری حنفی ماتریدی (م: 1014ھ) لکھتے ہیں: وَوَقَعَ فِي

[الْغُنْيَةِ] لِلْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ السَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ أَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ الْفِرْقَ الضَّالَّةَ، قَالَ: وَأَمَّا الْحَنْفِيَّةُ، فَفِرْقَةٌ مِّنَ الْمُرْجَأَةِ، وَهُمْ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ نَعْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ. ”قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ

الطالبین میں گمراہ فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ احناف جو کہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے اصحاب ہیں، وہ (گمراہ فرقے) مرجیہ کا ایک گروہ ہیں۔“ (شرح مسند أبي حنيفة:

454، مرقاة المفاتيح في شرح مشكاة المصابيح: 1501/4، ح: 2199)

اس کتاب کے کچھ اور نام بھی مذکور ہیں، جیسا کہ علامہ یوسف بن حسن بن احمد بن عبد الہادی دمشقی صالحی (م: 909ھ) (معجم الکتب: 91)، علامہ چلیپی (م: 1067ھ) (کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: 1211/2)، علامہ زرکلی (م: 1396ھ) (الأعلام: 47/4) اور علامہ ابن رجب (ذیل طبقات الحنابلة: 198-199) نے اسے شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی کتابوں میں ذکر کرتے ہوئے اس کا نام ”الغنیۃ لطالبی طریق الحق“ یا ”الغنیۃ لطالب طریق الحق“ ذکر کیا ہے۔ بعض اہل علم نے حافظ سخاوی رحمہ اللہ (831-902ھ) کی کتب میں ”البغیۃ فی تخریج احادیث الغنیۃ“ کو بھی ذکر کیا ہے۔

ہم انہی حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ سمجھ دار اور منصف مزاج شخص کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ غنیۃ الطالبین، شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ بعض لوگوں کی طرف سے اس کا انکار کوئی معنی نہیں رکھتا۔

ہمارے علم کے مطابق دنیا میں سب سے پہلے مشہور صوفی عبد الحق بن سیف الدین دہلوی (م: 1052ھ) نے اس کتاب کے شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی تصنیف ہونے کا انکار کیا۔ اس



کے رد میں علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی (1264-1304ھ) نے لکھا:

أَمَّا أَوَّلًا، فَلَا نَنْسِبَتَهَا إِلَيْهِ مَذْكُورَةٌ فِي كُتُبِ ابْنِ حَجَرٍ وَغَيْرِهِ، مِنَ
الْكَابِرِ، فَإِنْ كَارُ كَوْنُهَا مِنْ تَصَانِيفِهَا غَيْرُ مَقْبُولٍ عِنْدَ الْوَاحِدِ.

”یہ دعویٰ کئی وجہ سے مردود ہے، سب سے پہلے تو اس وجہ سے کہ شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی
طرف غنیۃ الطالبین کی نسبت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ جیسے اکابر اہل علم کی کتب میں مذکور
ہے، لہذا متاخرین کی طرف سے اس کا انکار قابل التفات نہیں۔۔۔“

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعديل، ص: 380)

جناب احمد رضا خان بریلوی (1856-1921ء) لکھتے ہیں:

”محدث دہلوی کا تو خیال ہے کہ عبد القادر جیلانی کی تصنیف ہی نہیں، مگر یہ نفی مجرود
ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ: 29/222)

جناب احمد یار خان بدایونی بریلوی (1906-1971ء) لکھتے ہیں:

”حضور غوث پاک غنیۃ الطالبین جلد دوم، ص: 48 میں فرماتے ہیں۔۔۔“

(تفسیر نعیمی، پارہ سوم، ص: 617، تحت آیت آل عمران 55:3)



ماہنامہ السنۃ کا ”وسیلہ نمبر“

دادالتخصص والتحقیق کا نمائندہ ”ماہنامہ السنۃ جہلم“ عرصہ چار سال سے مسلک حق، اہل حدیث، کے لیے علمی و تحقیقی
خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ضعیف احادیث سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے سلف صالحین کے منتخب مجمل اور اصول محدثین کے عین مطابق قدیم
وجدید مسائل کی تحقیق اس کا طرہ امتیاز ہے۔ الحمد للہ! چار سال کے قلیل عرصہ میں اس کا مطالعہ کرنے کے بعد بہت سے خوش قسمت لوگ
گمراہی کی پگھلائیوں کو چھوڑ کر صراطِ مستقیم کی شاہراہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔ ہر مضمون قرآن و سنت، اصولی محدثین اور فہم سلف سے آراستہ
ماہنامہ السنۃ کی علمی مجلس نے اپنے تحقیقی مزاج کے مطابق مسئلہ وسیلہ پر ایک سیر حاصل مقالہ تحریر کیا ہے۔ اس مقالے کی ایک سطر اسلاف
امت کے فہم و عمل کی روشنی میں افراط و تفریط سے کوسوں دور رہ کر لکھی گئی ہے۔ یہ تحقیق اپنے موضوع پر انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی
مقالے کو مختلف مضامین کی شکل میں ترتیب دے کر ماہنامہ السنۃ کی خصوصی اشاعت ”وسیلہ نمبر“ کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔

اہم عناوین: وسیلہ... مفہوم و اقسام، وسیلہ اور قرآن کریم، وسیلہ صحیح احادیث اور فہم سلف کی روشنی میں مختلف مکاتب فکر اور وسیلہ،
وسیلہ کی ممنوع اقسام پر دلائل کا جائزہ، توسل آدم علیہ السلام، ٹوا اگر نہ ہوتا...!، صلاۃ غوثیہ کی شرعی حیثیت۔ ہر کتب گھر کے منصف مزاج قارئین کے لیے ایک نکتہ فیہ مرقعہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 042-37244973

